ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆''یوسفی صاحب راوی ہیں کہ انہیں کسی نے ایک بڑا خوبصورت، قیمتی اور اعلیٰ نسل کا کتا بطور تحفہ دیا۔ جبکہ انہیں کتوں سے کوئی رغبت نہیں تھی۔ ایک دن ان صاحب کی موجودگی میں وہ کتا یوسفی صاحب کی گود میں چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو انہوں نے اپنے کپڑے بچانے اور ان صاحب کی خوشنودی کے لیے اسے جوتے سے سہلانے کی کوشش کی۔ وہ صاحب تڑپ کر اٹھے اور کتے کو گود میں لے کر ایک طرف جاتے ہوئے بولے: ''معاف کیجئے گا آپ اس کتے کے قابل نہیں ہیں۔''

☆''حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار پر دیکھا، یہاں بھی ہمارے یہاں مزاروں کی طرح لوگ صاحب قبر سے براہ راست مدد طلب کر رہے تھے۔ اس طرح کے منظر دیکھ کر کبھی کبھی مجھے عربوں کی انتہا پسندی اچھی لگنے لگتی ہے کہ وہ خدا کے علاوہ کسی بھی اور سے کچھ مانگنے کی اجازت نہیں دیتے۔

نہ اِس خدا سے مانگ، نہ اُس خدا سے مانگ
شورش جو مانگنا ہے، اپنے خدا سے مانگ

خدا اور رسول اللہ ﷺ دونوں نے غیر اللہ سے مانگنے اور قبر پرستی سے منع کیا ہے لیکن یہ شاید تمام زوال پذیر قوموں کا خاصہ ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کرنے کے بجائے کسی غیبی مدد کی منتظر رہتی ہیں۔ ہمارے لوگوں کی اکثریت بھی زندہ اور مردہ پیروں کی نخچیر ہے۔ ہماری سیاست اور مذہب پر ان متولّیوں اور سجادہ نشینوں کا قبضہ ہے۔ جن کے اعمال کا ان بزرگوں کی پاک روحوں سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جن کی قبریں ان کی کمائی اور استحصال کا مرکز بنی ہوئی ہیں...... تاریخ کی کتابوں میں پڑھا تھا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ سے سجدہ تعظیم کروانے کے لیے شہنشاہ جہانگیر نے بہت کوشش کی تھی مگر اس مرد درویش نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور غیر اللہ کے سامنے نہ جھک کر، ایمان اور شرک کا فرق واضح کر دیا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے لوگوں نے ان سے یہ راستہ سیکھنے کے بجائے الٹا ان کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے اور ان سے وہ سب کچھ مانگتے ہیں جس کا اختیار صرف اور صرف خالقِ کائنات کے پاس ہے۔''

(''سات دن''۔ امجد اسلام امجد)